شفیق فاروقی

دارالعلوم حقانیہ کے شب و روز

ناظم اعلیٰ دارالعلوم مولانا سلطان محمودؒ کی وفات

۹ رمئی۔ دارالعلوم کے ناظم دفتر اہتمام حضرت مولانا سلطان محمودؒ انتقال فرما گئے۔ اس حادثۂ جانکاہ کی خبر قرب وجوار کے تمام علاقوں میں پھیل گئی۔ ریڈیو ٹی وی اور اخبارات کے ذریعہ یہ خبر پورے ملک میں نشر ہوئی۔

مرحوم ناظم صاحب اپنی بے لوث خدمات اور بے ریاکرداری کی وجہ سے علمی ودینی حلقوں اور بالخصوص دارالعلوم حقانیہ سے وابستہ حلقے میں بے حد مقبول ومحبوب تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کے جنازہ میں نہ صرف علاقہ بلکہ سرحد کے دور دراز سے صلحاء، علماء، مشائخ اور طلبہ علوم دینیہ اور ہزاروں مسلمان فوراً پہنچ گئے۔ مرحوم کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی غرض سے مخلوق کا سیلاب تھا جو امڈ آیا۔ ہر شخص تجہیز وتکفین اور آخری دیدار کی سعادت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ سب نے نماز عصر جامع مسجد دارالعلوم میں ادا کی۔ اکابر کے مشورہ سے آپ کے جنازہ کو گھر سے لاکر دارالعلوم کے صحن میں دارالحدیث کے سامنے رکھ دیا گیا۔ لوگوں کے بے پناہ ہجوم کے باوجود اکثریت نے آخری دیدار کی سعادت حاصل کر لی۔ بہت سے حضرات مشرقی ومغربی درسگاہوں کی چھتوں پر چڑھ کر آخری دیدار کا شرف حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔

ادھر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو مسجد سے عیدگاہ پہنچا دیا گیا تھا۔ جہاں پہلے سے لوگوں کا ایک بہت بڑا ہجوم جنازہ کا منتظر تھا۔ آخری دیدار کرا لینے کے بعد آپ کا جنازہ عیدگاہ میں لایا گیا۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور دارالحفظ کے سامنے نئے قبرستان میں آپ کی تدفین ہوئی اور اس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت ناظم کی ایک دیرینہ تمنا پوری کردی۔ کیونکہ جب اس نئے قبرستان کی تعیین ہوئی تھی تو حضرت ناظم صاحب نے فرمایا تھا۔ کاش! اس نئے قبرستان میں مجھے بھی جگہ مل جائے اور اب جہاں مدفون ہیں کچھ عرصہ قبل یہ خواب دیکھا تھا کہ آپ کے مدفن کے متصل دارالحفظ سے آسمان تک نور کی شعاعیں ابھر رہی ہیں۔